بسم الله الرحمن الرحيم

THE HAQ CHAR YAAR WEBSITE
IS DEDICATED IN THE NAME OF
THE COMPANIONS [R.A]
OF
PROPHET [PEACE BE UPON HIM].
WE ARE REVEALING THE TRUTH AND
FACTS ABOUT THE ANTI SAHABAH [R.A]
PROPAGANDA OF
THE NON MUSLIM ORGANIZATIONS.

WWW.KR-HCY.COM

® HAQ CHAR YAAR. A PROJECT OF HCY GLOBAL.
STUFF AVAILABLE FOR NON-PROFIT FREE DISTRIBUTION.

# ظہور حضرت امام مہدیؑ

(۱) یکم محرم ۱۴۰۰ھ مطابق ۲۰ نومبر ۱۹۷۹ء بروز منگل بعد نماز فجر ایک قحطانی نوجوان محمد بن عبد اللہ قحطانی نے حجر اسود اور مقام ابراھیم کے درمیان اپنی مہدیت کا اعلان کیا تھا۔ چودھویں صدی ہجری کی یہ مجازی قیامت تھی۔ اس کے ہمراہ ۳۱۳ باقاعدہ تربیت یافتہ، منظم اور جدید ہتھیاروں سے لیس نوجوان تھے۔ پندرہ دن ان مفسدوں نے روئے زمین کے مقدس ترین مقام کا تقدس پامال کیا۔ بیت الحرام خون سے نہلایا جاتا رہا اور کعبہ کی دیواریں گولیوں سے چھلنی ہوتی رہیں اور اس عرصہ نہ یہاں اذان ہوئی نہ نماز اور نہ طواف۔ ان میں سے کچھ مارے گئے اور باقی زندہ گرفتار کر لئے گئے۔ ان کے سر قلم کر دئے گئے تاکہ آئندہ کوئی جعلی مہدی بننے کی جرأت نہ کر سکے۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئیگی جب تک قحطان سے ایک شخص نمودار نہ ہوگا جو لوگوں کو اپنے عصا سے ہانکے گا (بخاری۔ کتاب مناقب قریش۔ باب ذکر قحطانی)۔

مولانا احمد علی سہارنپوریؒ نے بخاری شریف کی اس حدیث کے حاشیہ میں تحریر کیا ہے: "انسانوں کو جانوروں کے گلّے کی طرح ہنکانے کا مفہوم انہیں مسخر کرنا ہے۔ جس کا اشارہ حکومت و اقتدار کی طرف ہو سکتا ہے"۔ (شرح البخاری، الخیر الجاری از شیخ یعقوب البمبانی، حاشیہ ۱۴)۔

(۲) امام الوقت حکیم الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دھلویؒ فرماتے ہیں "میرے رب نے مجھے بتایا ہے کہ قیامت قریب ہے اور مہدی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نکلنے کے لئے تیار ہے (تفہیمات الٰہیہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۳)۔

(۳) حضرت مولانا رشید احمد گنگوھیؒ جب کسی کو اصلاح خلق کے بہت در پے دیکھتے تو فرمایا کرتے تھے۔ ہاں بھائی کرو تم کو ثواب ملے گا مگر اب اصلاح کی امید نہ رکھو۔ اب اصلاح نہ ہوگی بلکہ فساد ہی بڑھیگا۔ بس اب تو حضرت مہدیؑ ہی تشریف لاکر امت کی اصلاح فرمائیں گے (ماہنامہ "النور" ذی الحجہ ۱۳۴۷ھ۔ تھانہ بھون۔ یوپی۔ بھارت)۔

(۴) حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ بانی دار العلوم دیوبند (یوپی۔ بھارت) دہلی تشریف لائے۔ مدرسہ عبد الرب میں قیام تھا۔ کچھ بخار تھا۔ حضرت مولانا محمود حسن (شیخ

الہندؒ) مولانا احمد حسن امروہیؒ اور امیر شاہ خان صاحبؒ بیر دبار ہے تھے۔ خان صاحب نے حضرت نانوتویؒ سے عرض کیا کہ مسلمانوں کے لئے دعا فرمائیے۔ یہ ذلیل ہو چکے ہیں۔ ان کی حکومت جا چکی ہے۔ ان کی جاگیروں اور جائیدادوں پر ساہوکاروں نے قبضہ کر لیا ہے۔ حکومت کے لوگ غالب آ چکے ہیں۔ مسلمان بہت پسماندہ ہو گئے ہیں۔ دعا فرمائیں اللہ ذلت رفع فرمادے تو حضرتؒ جوش میں بخار کی حالت میں اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا امیر شاہ مسلمان ذلیل ہو گئے۔ ابھی کچھ ذلیل نہیں ہوئے۔ ابھی اور ذلیل ہونگے۔ ذلت کی انتہا ہو جائیگی جس کا تم ابھی تصور نہیں کر سکتے۔ اس وقت غیرت الٰہی جوش میں آئیگی اور ادھر سے مدد ہو گی۔ خراسان کی طرف اشارہ فرمایا (مطلب ظہور مہدیؒ تھا اور یہ قول حضرت شیخ الہندؒ کا ہے)۔ غرض قطب عالم حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے مطابق اب حضرت مہدیؒ ہی تشریف لا کر دنیا کی اصلاح فرمائیں گے۔ ایسی قوت کا مجدد جس کی روحانی قوت اتنی بڑھی ہو کہ وہ پورے عالم کے حالات بدل سکے اس قوت کے مجدد سوائے حضرت مہدیؒ کے کوئی دوسرا نظر نہیں آتا (حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ کی مجالس صفحہ ۱۳۶ تا ۱۳۷ سے ماخوذ۔ ادارہ تالیفات اولیا۔ دیوبند۔ یوپی۔ بھارت)

(۵) ظہور امام مہدیؒ کے بارے میں کچھ علامات آئی ہیں مثلاً یہ کہ ان کا ظہور مکہ مکرمہ میں ہوگا۔ حدیث بخاری شریف میں ہے کہ غیب سے آواز آئیگی "ھذا خلیفۃ اللہ المھدی فاسمعولہ واطیعو" (ترجمہ = یہ اللہ کا خلیفہ مہدیؒ ہے۔ اس کا حکم سنو اور مانو)۔ اس آواز کو اس جگہ کے تمام خاص و عام لوگ سن لیں گے۔ ظہور امام مہدیؒ کی آخری علامت یہ ہو گی کہ حج کا زمانہ ہوگا۔ کسی وجہ سے اس قدر شدید جنگ ہو گی کہ لاکھوں حجاج قتل ہو جائیں گے اور جمرہ عقبہ خون سے تر ہو جائیگا (ناول "دی ہولی آف ہولیز" میں دشمنان اسلام نے حج کے موقعہ پر جو کاروائی کی ہے یہ کہیں ایسی ہی کوئی حرکت نہ ہو۔ ۱۹۹۱ء کی خلیجی جنگ کے دوران اسرائیل نے دھمکی دی تھی کہ وہ عراق پر ایٹم بم سے حملہ کر کے بغداد کو صفحہ ہستی سے مٹا دیگا۔ "بائی بائی بغداد"۔ اور یورپ اور امریکہ کو صدر صدام حسین اور اس کی فوج سے نجات دلا دیگا۔ کہیں یہ کوئی ایسی ہی کاروائی نہ ہو۔ عالم اسلام کو نہایت ہوشیار اور بیدار رہتے ہوئے بلا تاخیر "بنیان المرصوص" (سیسہ پلائی ہوئی دیوار) بن جانا چاہیئے۔ ہمارے اتحاد ہی میں

ہماری کامیابی کا راز مضمر ہے۔ قدسی مقال علامہ اقبالؒ فرما گئے ہیں ع ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے) اور غالباً یہ الفاظ احادیث میں ہیں کہ ۳۱۳ آدمی باقی رہ جائیں گے جو امام مہدیؒ کو تلاش کریںگے (حکیم الاسلام قاری محمد طیب قدس سرہ کی یکم اکتوبر ۱۹۷۷ء کی تقریر سے ماخوذ۔ حکیم الاسلام اور ان کی مجالس معہ سوانح از حضرت مولانا مفتی ظفیر الدین۔ ادارہ تالیفات اولیاء اللہ۔ دیوبند)۔

(۶) حضرت شاہ رفیع الدین محدث دھلویؒ اپنی مشہور کتاب "علامات قیامت" میں تحریر فرماتے ہیں کہ امام مہدیؒ حجر اسود اور مقام ابراھیم کے درمیان خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہونگے کہ آدمیوں کی ایک جماعت آپ کو پہچان لے گی۔ اس سے قبل ماہ رمضان میں چاند اور سورج کو گرہن لگ چکے ہونگے۔ بیعت کے وقت آسمان سے ندا آئے گی جیسا کہ مذکورہ بالا سطور میں بیان کیا جاچکا ہے۔

(۷) ظہور امام مہدیؒ کا عقیدہ مسلمانوں کے تمام فرقوں کا معمولی اختلاف کے ساتھ ایک مسلمہ عقیدہ ہے۔ جو حضرات اس مغالطہ کا شکار ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ اور امام مہدیؒ ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں وہ اپنا عقیدہ درست کرلیں۔ یہ دونوں دو جدا شخصیتیں ہیں۔ سر خیل جماعت اہل حدیث نواب صدیق حسن خان قنوجی (قنوج۔ یوپی۔ بھارت) اپنی کتاب "اقرب الساعۃ" میں امام مہدیؒ کی یہ نشانیاں بیان فرماتے ہیں کہ امام مہدیؒ نماز عشاء کے وقت رکن اور مقام ابراھیم کے درمیان بیٹھ کر بیعت لیں گے۔ ان کے ساتھ حضرت رسول اللہ ﷺ کی تلوار، علم اور کرتا ہوگا۔ ظہور ۳۱۳ افراد کے ساتھ ہوگا جو دن کو شیر اور رات کو عابد ہونگے۔ آپ کا مولد مدینہ طیبہ ہے۔ خاتون جنت حضرت بی بی فاطمہؓ کی اولاد سے ہونگے۔ آپکا نام محمد۔ والد عبد اللہ اور والدہ کا نام آمنہ ہوگا۔ زبان میں لکنت ہوگی اور گفتگو کرتے وقت کبھی کبھی تنگ دل ہوکر ران پر ہاتھ ماریں گے۔

نوٹ= میرے ایک نہایت قابل عزیز دوست نے کمپیوٹر کے ذریعہ حساب لگا کر مجھے بتایا کہ ہر بائیس تیئس سال بعد ایسا ہوتا رہا ہے کہ رمضان المبارک میں چاند اور سورج گرہن لگتا ہے۔

(۸) امریکہ کی مشہور پیشین گو خاتون جین ڈکسن نے بتایا تھا کہ ۵ فروری ۱۹۶۲ء مطابق ۱۳۸۱ھ کو مشرق وسطیٰ میں ایک بچہ پیدا ہوا ہے جو انقلاب لا کر پوری دنیا کا حکمراں

بن جائیگا اور پھر پوری دنیا ایک ہو جائیگی (میں نے اپنی کتاب "جنگ آرہی ہے"
(ناشر = فیروز سنز لاہور) کے صفحہ ۸۷ تا ۹۷ پر تجزیہ کیا ہے۔ اس روشنی میں کیا اس بچہ کو
امام مہدیؑ قرار نہیں دیا جاسکتا ہے؟) اگر اس بچہ کو امام مہدیؑ مان لیا جائے تو چالیس سال بعد
ظہور مہدیؑ کا سن ۱۴۲۱ھ بنتا ہے اور ظہور مہدیؑ کے لئے یہی سن ہجری حضرت شاہ نعمت
اللہ ولیؒ کی پیشین گوئی سے نکلتا ہے اور اس طرح مشرق و مغرب کی یہ دو پیشین گوئیاں حد
درجہ اہمیت اختیار کرلیتی ہیں جس سے اسلامی دنیا کو استفادہ کرنا چاہیئے۔

(۹) جب ظہور امام مہدیؑ ہوگا اس وقت جتنی بدکاریاں پوری دنیا میں ہونگی اتنی
صرف ہندوستاں میں ہوں گی (انیس الارواح یعنی حضرت شیخ عثمان ہارونیؒ کے ملفوظات جمع
کردہ حضرت خواجہ غریب نواز اجمیریؒ)۔ ہندوستان میں اس وقت بھی پچاس لاکھ ایڈز کے
مریض ہیں (روزنامہ "الاخبار"۔ اسلام آباد۔ مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۹۷ء)۔

(۱۰) حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اس گھر کی پناہ میں کچھ لوگ آئیں گے۔ وہ
محفوظ نہیں ہونگے۔ نہ ان کے پاس لڑنے کے لئے نفری ہوگی۔ نہ سامان جنگ۔ ان کی
طرف ایک فوج بھیجی جائیگی۔ جب وہ کھلی جگہ میں ہوگی تو زمین میں دھنس جائے گی (مسلم
نے ام المومنین حضرت حفصہؓ سے روایت کیا)۔

یعنی امام مہدیؑ کے ظہور کی یہ بھی ایک واضح نشانی ہوگی کہ جب آپ رکن اور
مقام ابراہیم کے درمیان لوگوں سے بیعت لیں گے تو آپ سے جنگ کرنے کے لئے ایک
فوج چلی گی۔ جو ذوالحلیفہ کے مقام پر زمین میں دھنس جائے گی۔ زمین پھٹ کر ان کو نگل لے
گی۔ ایک دو بھگوڑے بچیں گے جو لوگوں کو اس واقعہ کی خبر دیں گے۔ اس وقت سب کو
یقین آجائے گا کہ بیت اللہ شریف کا یہ پناہ گزیں ہی خلیفۃ اللہ لمہدیؑ ہے۔ وہ ایسا باعظمت
بزرگ ہے کہ اس کے دفاع اور احترام میں دشمن کی فوج کو اللہ پاک نے زمین میں غرق کر
دیا۔

امام مہدیؑ کے باب میں کئی چھوٹی بڑی جنگوں کا ذکر ملتا ہے مگر وہ واضح نہیں اس
لئے میں یہاں صرف ان تین چار جنگوں کا ذکر کرونگا جن میں کسی قسم کا ابہام نہیں اور جو
بالکل واضح ہیں۔ مربوط اور سلسلہ وار ہیں۔

(۱۲) ملحمہ الکبریٰ کا ذکر :۔ جب امام مہدیؑ کی خلافت بیعت کی خبر اسلامی دنیا میں

پھیلے گی تو مدینہ طیبہ کی افواج آپ کے پاس مکہ مکرمہ چلی آئینگی۔ شام، عراق اور یمن کے اولیائے اکرام اور ابدال عظام آپ کی مصاحبت میں اور ملک عرب کے بے شمار لوگ آپ کی فوج میں شامل ہو جائینگے۔ خراسان سے ایک شخص جس کے لشکر کا مقدمتہ الجیش منصور نامی شخص کے زیر کمان ہو گا ایک بہت بڑی فوج لے کر آپ کی مدد کے لئے روانہ ہو گا جو راستہ میں بہت سے عیسائی اور بد دینوں کا صفایا کر دیگا۔ امام مہدیؒ پھر مکہ مکرمہ سے کوچ کر کے مدینہ طیبہ پہنچیں گے اور حضور اقدس ﷺ کی زیارت بابرکت سے مشرف ہو کر شام کی جانب روانہ ہو جائیں گے اور شام (SYRIA) کو اپنا ہیڈ کوارٹر بنائیں گے۔ افواج عرب کے اجتماع کا حال سن کر عیسائی بھی فوج کثیر کے ساتھ امام مہدیؒ کے مقابلہ کے لئے شام میں جمع ہو جائیں گے۔ ان کی افواج کے اس وقت ۸۰ جھنڈے ہونگے اور ہر جھنڈے کے نیچے ۱۲ ہزار سپاہ ہو گی (جن کی تعداد ۹ لاکھ ۶۰ ہزار بنتی ہے) (نصاریٰ، صلیبی اور مسیحی دنیا کو ہر وقت اسلامی قوتوں کے ابھرنے کا شدید خطرہ لگا رہتا ہے اس لئے یورپ میں (NATO) کی افواج ہر وقت تیار رہتی ہیں پس ان کی اتنی تعداد میں فوج کا جمع ہو جانا عین ممکن ہے) دمشق کے قریب (بمقام اعماق یا وابق) دونوں افواج کا مقابلہ ہو گا۔ تین دن کی جنگ کے بعد چوتھے دن مسلمانوں کو فتح ہو گی۔ امام مہدیؒ کی فوج کے تین حصے ہو جائیں گے۔ ایک حصہ عیسائیوں کے خوف سے بھاگ جائیگا۔ اللہ ان کی توبہ ہرگز قبول نہ فرمائیگا۔ باقی ماندہ فوج میں سے کچھ شہید ہو کر بدر و احد کے شہدا کے درجہ کو پہنچیں گے اور کچھ بتوفیق الٰہی فتحیاب ہو کر ہمیشہ کے لئے گمراہی اور انجام بد سے چھٹکارا حاصل کر لیں گے۔ اس جنگ کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ میدان جنگ میں مرنے والوں کی نعشوں کے قریب صبح سے شام تک کوا اڑتا رہے گا مگر اس کو سوائے نعشوں کے کچھ اور نظر نہ آئیگا۔ کوے کی پرواز مشہور ہے۔ "لحم" کچے گوشت کو کہتے ہیں اس لئے اس جنگ عظیم کو ملحمہ الکبریٰ یا ملحمہ العظمیٰ کا نام دیا گیا ہے۔ (انجیل مقدس میں (ARMAGEDDON) (آرمیگاڈن) کا ذکر ہے مگر اہل کتاب کی متبرک کتب میں ملحمہ الکبریٰ کا کہیں ذکر نہیں ملتا۔ حالانکہ یہ دو اہم ترین جنگیں ہیں اور ایک دوسرے سے بالکل جدا۔ ملحمہ الکبریٰ مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان شام میں ہو گی جس کے سپہ سالار حضرت امام مہدیؒ ہونگے۔ اس کے بعد آرمیگاڈن مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان اسرائیل میں ہو گی۔ جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں

دجال جہنم رسید ہو گا۔ عیسائی اس قدر قتل ہونگے کہ باقیوں کے دماغ سے حکومت کی بو نکل جائے گی اور وہ بے سروسامانی کے عالم میں نہایت ذلت ورسوائی کے ساتھ بھاگیں گے۔ مسلمان ان کا تعاقب کر کے اکثر کو جہنم رسید کر دیں گے۔ اس کے بعد امام مہدیؓ بے انتہا انعام واکرام اس میدان کے شیروں اور جانبازوں میں تقسیم فرمائیں گے مگر اس مال سے کسی کو خوشی حاصل نہیں ہو گی کیونکہ اس جنگ کی وجہ سے بہت سے خاندان اور قبائل ایسے ہوں گے جن میں فی صد ایک آدمی باقی بچے گا۔ بعد ازاں امام مہدیؓ بلاد اسلامیہ کے نظم ونسق اور فرائض حقوق العباد کی انجام دہی میں مشغول ہو جائیں گے اور چاروں طرف اپنی افواج پھیلا دینگے۔ ان مہمات سے فارغ ہو کر فتح روم کے لئے روانہ ہونگے (روم کی بجائے قسطنطنیہ لکھا ہے جو غلط ہے) (علامات قیامت از حضرت شاہ رفیع الدین محدث دھلویؒ سے ماخوذ)۔

(۱۲) مسلمانوں کے دلوں میں بزدلی، مادی طاقتوں کا خوف، دنیا کی محبت اور موت و جہاد سے نفرت و کراہیت نے گھر کر لیا ہے اور اللہ تعالیٰ کو (SOLE SUPREME POWER) سمجھنے کی جگہ ہم نے امریکہ کو سپریم پاور سمجھنا شروع کر دیا ہے حالانکہ امریکہ تو خود یہودیوں کے ہاتھوں بیزار ہے۔ وہاں کا صدر تک یہود اور اسرائیل کے احکامات ماننے پر مجبور ہے۔ اب تو یہود کی پالیسی ہی امریکہ کی پالیسی ہے۔ تمام امریکی احکامات کے پیچھے یہودیوں کا ہاتھ ہوتا ہے۔

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جس میں کفار ایک دوسرے کو ممالکِ اسلامیہ پر قابض ہونے کے لئے اس طرح مدعو کریں گے جیسے کہ دستر خوان پر کھانے کے لئے ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔ کسی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا اس وقت ہماری تعداد قلیل ہو گی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا نہیں بلکہ تم اس وقت کثرت سے ہو گے لیکن بالکل بے بنیاد جیسے سیلاب کے سامنے خس وخاشاک اور تمہارا رعب وداب دشمنوں کے دلوں سے اٹھ جائیگا اور تمہارے دلوں میں سستی پڑ جائیگی۔ ایک صحابی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ سستی کیا چیز ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ تم دنیا کو دوست رکھو گے اور موت سے خوف کھاؤ گے (ابوداؤد۔ بیہقی۔ امام احمد)۔ میری دانست میں وہ وقت آچکا ہے اور ظہور امام مہدیؓ تک دشمن کی کسی حرکت سے حدیث مبارکہ والی شکل اختیار کر جائے گا۔

(۱۳) ترمذی اور ابو داؤد کی ایک روایت ہے کہ ملحمہ الکبریٰ، فتح قسطنطنیہ اور دجّال کا نکلنا سات ماہ کے اندر اندر ہو جائے گا (فتح قسطنطنیہ کی جگہ فتح روم ہونا چاہیئے)

(۱۴) بخاری شریف میں ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت عوف بن مالکؓ کو غزوہ تبوک کے موقع پر قیامت کی چھ نشانیاں بتائی تھیں جن میں عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان صلح ہو جانا بھی ذکر فرمایا تھا اور یہ بھی کہ عیسائی بد عہدی کریں گے اور (صلح توڑ کر جنگ کرنے کے لئے) تمہارے مقابلے پر آئیں گے۔ اس وقت ان کے ۸۰ جھنڈے ہونگے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار سپاہی ہونگے۔

(۱۵) حضرت ذی مخبرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عیسائیوں سے صلح کرو گے جو امن والی صلح ہو گی۔ تم اور عیسائی آپس میں مل کر ایک دوسری عیسائی جماعت سے جنگ کرو گے۔ اس جنگ میں تمہاری فتح ہو گی۔ مال غنیمت ہاتھ لگے گا اور صحیح سالم واپس آکر بڑے بڑے ٹیلوں والے میدان میں ٹھہرو گے جہاں درخت بہت ہونگے۔ بیٹھے بیٹھائے ایک عیسائی صلیب کو ہاتھ میں اٹھائیگا اور کہے گا کہ صلیب کی برکت سے فتح ہوئی۔ یہ سن کر ایک مسلمان کو غصہ آجائیگا اور (اس سے صلیب چھین کر) توڑ ڈالے گا۔ یہ حال دیکھ کر عیسائی صلح توڑ دیں گے اور (مسلمانوں سے) جنگ کرنے کے لئے جمع ہو جائیں گے۔ مسلمان بھی اپنے ہتھیار لے دوڑیں گے اور عیسائیوں سے جنگ کریں گے اور اللہ اس (لڑنے والی) جماعت کو شہادت کی عزت سے نوازیگا (ابو داؤد)۔

(۱۶) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے یہ واقع ضرور ہو کر رہیگا کہ اہل روم (عیسائی) "اعماق یا وابق" (راوی حدیث کو شک ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے لفظ اعماق فرمایا تھا یا وابق۔ عمق ایک مقام کا نام ہے شام میں جو وابق کے قریب اور حلب اور انطاکیہ کے درمیان واقع ہے۔ وابق اور حلب کے درمیان چار فرسخ کا فاصلہ ہے) کے مقام پر پہنچ جائیں گے۔ ان کی جانب مدینہ سے ایک لشکر پیش قدمی کرے گا۔ جو اس زمانہ کے بہترین لوگوں پر مشتمل ہو گا۔ جب یہ دونوں لشکر آمنے سامنے صف بستہ ہونگے تو رومی کہیں گے کہ ہمارے جو بھی آدمی قید کئے گئے ہیں (اور اب مسلمان ہو چکے ہیں) انہیں اور ہمیں تنہا چھوڑ دو۔ ہم ان سے جنگ کریں گے۔ مسلمان کہیں گے کہ نہیں واللہ ہم ہرگز اپنے بھائیوں کو تمہارے حوالے نہیں کریں گے۔ اس پر وہ جنگ

کریں گے۔ اب ۳/۱ مسلمان تو بھاگ کھڑے ہونگے جن کی توبہ اللہ کبھی قبول نہیں کریگا۔ ۳/۱ مسلمان قتل ہو جائیں گے جو اللہ کے نزدیک افضل الشہداء (بہترین شہید) ہونگے اور باقی ۳/۱ فتح حاصل کرلیں گے جس کے نتیجہ میں یہ آئندہ ہر قسم کے فتنے سے محفوظ و مامون ہو جائینگے (صحیح مسلم)۔

(۱۸) اب معرکہ روم (ROME) کا ذکر کیا جاتا ہے :۔

حضرت امام مہدیؒ ملحمہ الکبریٰ میں کامیابی کے بعد دمشق کے قریب اپنے ہیڈ کواٹرے اٹلی کے دارالحکومت روم کو فتح کرنے روانہ ہونگے۔ آپ کے جھنڈے سفید اور زرد رنگ کے ہونگے جن پر دھاریاں ہونگی اور ان میں اللہ کا اسم عظم لکھا ہوگا۔ <u>آپ کا جھنڈا کبھی سرنگوں نہیں ہوگا۔</u>

حضرت رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ حضرات صحابہؓ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم اس شہر کو جانتے ہو جس کی ایک جانب خشکی ہے اور دوسری جانب سمندر ہے حضرات صحابہؓ نے عرض کیا جی ہاں جانتے ہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک کہ بنو اسحاق (بنو اسحٰق کی نسل کے جو آدمی شام میں آباد ہیں۔ امام نوویؒ قاضی عیاضؒ سے نقل کرتے ہیں کہ گو مسلم شریف میں بنو اسحاق ہے مگر محفوظ بنو اسماعیل ہے) کے ۷۰ ہزار آدمی اس شہر پر حملہ کر کے جنگ نہ کرلیں گے۔ جب یہ لوگ جنگ کرنے کے لئے اس شہر کے قریب آکر قیام کریں گے تو نہ کسی ہتھیار سے لڑیں گے اور نہ کوئی تیر پھینکیں گے (بلکہ محض اللہ کی غیبی امداد کے ذریعہ فتح حاصل کریں گے جس کی صورت یہ ہو گی کہ) لاالہ الا اللہ واللہ اکبر کا نعرہ لگائیں گے تو اس کی ایک طرف کی دیوار گر جائیگی۔ پھر دوبارہ لاالہ الا اللہ واللہ اکبر کا نعرہ لگائیں گے تو اس کی دوسری جانب کی دیوار گر جائیگی۔ پھر تیسری مرتبہ لاالہ الا اللہ واللہ اکبر کا نعرہ لگائیں گے تو شہر میں داخل ہونے کے لئے راستہ مل جائیگا اور اس میں داخل ہو جائیں گے (یعنی شہر فتح کرلیں گے اور اس طرح پوری دنیا توحید کی حقانیت اور تثلیث کے باطل ہونے کا کھلے عام نظارہ کرے گی)۔ مال غنیمت بے شمار ہاتھ لگے گا۔ مال غنیمت تقسیم کر ہی رہے ہونگے کہ اچانک یہ آواز سنیں گے کہ دجال نکل آیا۔ یہ آواز سنتے ہی ہر چیز کو چھوڑ کر واپس روانہ ہو جائیں گے (مسلم)۔

(۱۹) مذکورہ بالا حدیث پاک کے بعد تاریخ اسلام کے تین سچے واقعات بیان کرتا

ہوں :-

(۱) امیر المومنین خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنے عہد خلافت میں قیصر روم سے جنگ کے لئے مجاہدین اسلام کی ایک فوج روانہ کی تھی اور اس کا جھنڈا اپنے دست مبارک سے باندھ کر فتح کی بشارت دی تھی۔ حضرت ابو عبیدہؓ سپہ سالار تھے۔ جب ان مجاہدین نے رومی قلعہ کا محاصرہ کیا اور کلمہ طیبہ کا نعرہ لگایا تو اس نعرہ سے قلعہ میں ایسا زلزلہ آیا کہ پورا قلعہ مسمار ہو گیا اور بغیر جنگ کیئے فتح حاصل ہو گئی (ازالۃ الخفا جلد ۲ صفحہ ۴۰)

(۲) تاریخ اسلام کے عظیم سپہ سالار جنہوں نے ایران فتح کیا اور جو عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں یعنی حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے جنگ قادسیہ میں فتح کے بعد حمص پر چڑھائی کی۔ شہر کی حفاظت کے لئے قیصر روم نے زبردست فوج بھیجی تھی۔ مجاہدین اسلام کا لشکر جب شہر کے قریب پہنچا تو اس نے مل کر نعرہ بلند کیا "لا الہ الا اللہ واللہ اکبر" جس سے اس قدر زبردست زلزلہ آیا کہ پورا شہر ہل گیا۔ دوسرے نعرے پر قلعہ اور شہر کی عمارتیں گرنے لگیں اور رومی فوج نے دہشت زدہ ہو کر مسلمانوں سے جزیہ کے عوض صلح کر لی (ازالۃ الخفا جلد ۲ صفحہ ۵۹) (جنگ آرہی ہے صفحہ ۶۷ تا ۶۸)۔

(۳) اسلامی لشکر مجاہدین ۲۱ھ میں شہر اسکندریہ پر حملہ آور ہوا۔ کفار کی فوج قلعہ بند تھی۔ لشکر اسلام قلعہ کے سامنے کھلے میدان میں خیمہ زن تھا۔ جنگ ہوتے کئی دن گذر چکے تھے اور نتیجہ بر آمد نہیں ہو رہا تھا کہ امیر لشکر حضرت شرحبیل بن حسنہؓ نے کفار کو مخاطب کر کے فرمایا۔ سن لو ہماری فوج میں ایسے ایسے بزرگ موجود ہیں جو اگر قلعہ کو حکم دیں کہ زمین میں دھنس جا تو اسی وقت زمین میں دھنس جائیگا اور یہ کہہ کر جوش میں آکر اپنا ہاتھ قلعہ کی جانب بڑھایا اور بلند آواز سے نعرہ تکبیر "اللہ اکبر" کا نعرہ لگایا تو دم زدن میں پورا قلعہ زمین میں دھنس گیا۔ یہ دیکھ کر دشمن کی افواج بھاگ نکلیں اور شہر اسکندریہ پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا (تاریخ واقدی۔ سیرۃ الصالحین صفحہ ۲۲)۔

دین اسلام ہی سچا دین ہے۔ مذکورہ بالا سچے واقعات سے متلاشیان حق کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں اور انہیں بلا تاخیر اس دین حق کو قبول کر کے اپنی دنیا اور آخرت سنوار لینی چاہیئے۔ کہیں ایسا نہ ہو موت آجائے اور پھر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پچھتانا پڑے۔

(۲۰) صحیح مسلم کی ایک حدیث کا کچھ حصہ ہے "اور اپنی تلواریں زیتون کے درخت پر

لٹکا کر ابھی یہ لوگ مال غنیمت تقسیم کر ہی رہے ہونگے کہ شیطان چیخ کر آواز لگائے گا کہ مسیح دجال تمہارے پیچھے تمہارے گھروں (بستیوں) میں گھس آیا ہے۔ یہ سنتے ہی یہ لشکر (دجال سے مقابلہ کے لئے قسطنطنیہ سے روانہ ہو جائیگا (قسطنطنیہ کی بجائے روم ہونا چاہیے) اور یہ خبر اگرچہ غلط ہو گی لیکن جب یہ لوگ ملک شام پہنچیں گے تو واقعی خروج دجال ہو چکا ہو گا۔

صاحب "میر قاۃ" لکھتے ہیں کہ یہ شہر روم ہے جسے بعض نے قسطنطنیہ بتایا ہے۔

میں (مصنف کتاب ہذا) عرض کرتا ہوں کہ سلطان محمد فاتح نے جسے سلطان محمد ثانی بھی کہا جاتا ہے جبکہ اس کی عمر صرف ۲۳ برس تھی قسطنطنیہ (CONSTANTINO-PLE) کو ۲۸ مئی ۱۴۹۳ء کو فتح کیا تھا اور اس کا نام بدل کر "اسلام بول" رکھا تھا جو کثرت استعمال سے استنبول (ISTANBUL) بن گیا۔ بول ترکی لفظ ہے جس کے وہی معنی ہیں جو اردو میں مستعمل ہیں یعنی اس فتح سے اسلام کا بول بالا ہوا تھا۔ استنبول اس وقت سے ترکی کا تاریخی شہر اور مشہور بندرگاہ ہے جس کے ایک طرف بحر مارمورا (SEA OF MARMO-RA) اور دوسری طرف بحر اسود (BLACK SEA) ہے۔ اب اس کو قسطنطنیہ کوئی نہیں کہتا کہ عیسائی، رومی بادشاہ قیصر قسطنطین اول (کونسٹانٹن ۲۸۸ء تا ۳۳۷ء) نے اپنے نام پر یہ نام رکھا تھا۔ اس بادشاہ کا پایہ تخت روم تھا مگر ۳۲۰ء میں اس بادشاہ نے قسطنطنیہ کو اپنا دارالحکومت بنادیا تھا۔ اسی بادشاہ نے عیسائیت کو روم کا قومی مذہب قرار دیا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ۳۲۵ برس بعد بزور شمشیر عیسائیت کو یورپ میں پھیلایا تھا۔ چودہ سو سال قبل والی سلطنتوں اور ملکوں کے حدود اور ناموں میں زبردست تغیر آچکا ہے۔ سلطنت روما (ROMAN EMPIRE) کبھی کی ختم ہو چکی۔ اب تو روم اٹلی کا دارالحکومت ہے جو بندرگاہ بھی ہے اور تاریخی شہر بھی جس کے ایک جانب بحر روم ہے۔ مسلم شریف کی حدیث پاک کے اندر حضرت رسول اللہ ﷺ نے نہایت واضح نشانی بیان فرمادی ہے کہ اس شہر کی ایک جانب خشکی ہے اور دوسری جانب سمندر ہے۔ اصل میں یہ شہر روم ہے جس کے ایک جانب خشکی ہے اور دوسری جانب سمندر ہے بحیرہ روم (MEDITERRANEAN SEA)۔ امام مہدیؑ ۷۰ ہزار آدمیوں کی فوج کے ساتھ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کے نعرے لگا کر جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث پاک میں مذکور ہے اسے فتح کریں گے۔ یہیں واٹیکن سٹی (CITY OF VATICAN) ہے جہاں پوپ کا قیام رہتا ہے جو تثلیث، الوہیت مسیح اور

موروثی گناہ کا قائل ہے۔ حضرت مسیح کا نائب ہے اور کیتھولک عیسائیوں کا یہی مرکز ہے۔
فرانس کے مشہور عالم عیسائی پیشین گو "نوسٹرے ڈیمس" نے بھی پیش گوئی کی ہے کہ
پاپائے روم (پوپ) اپنا مسکن بدل دیگا۔ پھر ایک مسلم فاتح نہ صرف پورا یورپ فتح کرلے گا
بلکہ پورے عالم میں اسلام کی عظمت کے پرچم گاڑھ دے گا۔ اسلامی افواج روم پر قبضہ کرلیں
گی اور پوپ جلاوطنی میں وفات پائے گا۔